بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح، ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۳

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ

اور ان کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح: ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ نمبر

۳

ادارۂ مسعودیہ : ۶/۱، ای۔ ۵، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

○

ہم قرآن کریم نہیں دیکھتے، ہم قرآن حکیم نہیں پڑھتے، سُنی سُنائی پر یقین کرلیتے ہیں، بہت بھولے ہیں ____ جب قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے [1] اور ہر بات کا اور ہر بات کی تفصیل موجود ہے [2] تو پھر قرآن کریم سے کیوں نہ پوچھا جائے ____ اِدھر اُدھر کیوں بھٹکتے رہیں؟ ____ ایک ایک کا مُنہ کیوں تکتے رہیں؟ ____ کوئی کچھ بتاتا ہے، کوئی کچھ ____ دل اُلجھ کر رہ جاتا ہے، دماغ پراگندہ ہوجاتا ہے ____ متاعِ عشق ومحبت برباد ہونے لگتی ہے، جب وہ برباد ہوگئی تو پھر کیا رہ گیا؟ ____ ایک خاک کا ڈھیر، ایک بے جان لاشہ ____ محبت کی باتیں اتنی مشکل نہیں جو سمجھ میں نہ آسکیں ____ دل والا ہو تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے ____ یہ باتیں دماغ سوزی سے سمجھ میں نہیں آتیں ع

ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

○

کسی بھی شخصیت سے جب تک محبت نہ ہو اور اس کی عظمت کا نقش دل میں نہ بیٹھے۔ اُس کے حضور ادب کا جذبہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا ____ اللہ تعالیٰ جب جب محبت کی بات کی تو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک ہی معیار رکھا [3] دو معیار نہ رکھے تاکہ آپ کی قدر ومنزلت کا بخوبی اندازہ ہوجائے ____ اپنی جان سے بڑھ کر آپ سے محبت کو ایمان کے لیے شرط اوّل قرار دیا (توبہ:۱۲) اور اس محبت کو تعظیم کے لیے شرط اوّل قرار دیا ____ اور تعظیم کو ادب کے لیے شرط اوّل قرار دیا ____ فرشتوں کے دل میں حضرت آدم علیہ السلام کا نقش عظمت بیٹھا تو سب کے سب سجدہ ریز ہوگئے [4] ____

[1] سورۂ نحل:۸۹ [2] سورۂ یوسف:۱۱۱ [3] سورۂ توبہ:۲۴ [4] سورۂ اعراف:۱۱، سورۂ بقرہ:۳۴

برادرانِ یوسف (علیہ السلام) کے دل میں جب حضرت یوسف علیہ السلام کا نقش عظمت بیٹھا تو سب کے سب اُن کے حضور سجدے میں گر پڑے [5] ____ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو محض ایک بشر اور انسان سمجھا اس لیے تعظیم کے لیے تیار نہ ہوا، ہمیشہ کے لیے مردود ذلیل ہوا [6] ____ محبت، فکر ونظر میں انقلاب پیدا کردیتی ہے، یہ انقلاب پیدا نہ ہو تو انجام وہی ہوتا ہے جو ابلیس کا ہوا۔ ہمیں ہر آن اپنے فکر ونظر کی حفاظت کرنی چاہیے ____ کوئی مسلمان انبیاء علیہم السلام کو محض ایک انسان اور بشر نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ یہ فکر وخیال ابلیس کا ہے، یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کا ہے جس کا بار بار قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے [7] ____ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک بار جو یہی بات کہلوائی (کہف:۱۱۰) تو اس میں کفار ومشرکین کے خیالِ باطن کی تردید ہے کہ اگر ظاہری صورت میں تم کو بشر نظر آرہا ہوں تو تم یہ نہیں دیکھتے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، تم میں سے کسی پر وحی نازل ہوئی؟ تو پھر تم جیسا بشر کیسے ہوا؟

○

اللہ تعالیٰ نے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقش دلوں میں جمایا پھر آپ کی عظمت کا نقش دلوں میں بٹھایا تاکہ جب ادب کی باتیں کی جائیں تو یہ باتیں دلوں میں بیٹھتی چلی جائیں ____ تعظیم وتکریم کے لیے فرمایا:۔

(۱) میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو۔ [8]

(۲) اس رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ [9]

(۳) تو وہ جو اس پر ایمان لائیں، اور اس کی تعظیم کریں۔ [10]

ایمان لانے کے بعد ہی تعظیم کا ذکر فرمایا پھر دل وجان سے مدد کرنے کا ذکر فرمایا، پھر آپ کی اطاعت وپیروی کا ذکر فرمایا ____ اس کے بعد یہ خوشخبری سنائی کہ ایمان لانے والے، تعظیمکرنے والے، مدد کرنے والے، اطاعت وپیروی کرنے والے ہی تو بامراد ہیں [11]۔

[5] سورۂ یوسف:۱۰۰، [6] سورۂ اعراف:۱۱-۱۳، [7] سورۂ ابراہیم:۱۰، انبیاء:۳ مومنون:۲۴-۳۳، شعراء:۱۸۶، یٰس:۱۵، ہود:۲۷ [8] سورۂ مآئدۃ:۱۲،
[9] سورۂ فتح:۹ [10] سورۂ اعراف:۱۵۷

____ بیشک دونوں جہاں میں سرفرازی کا یہی طریقہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے، آپ کی دل و جان سے تعظیم کی جائے اور اس تعظیم و ادب کو اپنے قول و عمل سے ظاہر کیا جائے ____ محبت کی خوشبو پھیلے بغیر نہیں رہتی ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی اطاعت کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی ذکر فرمایا ہے ____ جہاں اپنے حضور نافرمانی کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی کریم کے حضور بھی نافرمانیوں کا ذکر کیا ہے [۱۲] ____ اور یہ کہیں نہ فرمایا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے رسول کی اطاعت کی بلکہ یہ فرما کر آپ کی عظمت کو بڑھایا، ''جس نے رسول کی اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی'' [۱۳] ____ مقصود مطلوب آپ کی محبت و اطاعت ہے۔ جس نے آپ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ کی اطاعت کی، اللہ کا محبوب بن گیا [۱۴] ____ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کے آثار اور نشانیوں کی تعظیم کا بھی حکم دیا ہے [۱۵] ____ کہ محبوبوں سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی محبوب ہوتی ہیں ____ یہی محبت کی فطرت ہے۔

O

کسی بھی شخصیت کا نقشِ عظمت دل میں بٹھانے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ اس کی آمد آمد کا ذکر کیا جائے اور اس کا نام نہ بتایا جائے ____ اللہ تعالیٰ نے ظہور قدسی سے لاکھوں، کروڑوں سال پہلے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا اور اُن سے یہ عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو سب اُس پر ایمان لائیں اور دل و جان سے اس کی مدد کریں [۱۶] ____ یہ معمولی واقعہ نہیں ایک عظیم واقعہ ہے ____ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو دونوں ہاتھ پھیلائے اس آنے والے کے لیے دعا فرما رہے تھے [۱۷] ____ پھر ظہور قدسی سے تقریباً ۵۷۰ سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں وراُس آنے والے رسول کی خبر دے رہے ہیں، ہر امتی کو جس کا انتظار تھا اور جس کے وسیلے

[۱۱] ایضاً:۱۵۷ [۱۲] سورۂ آل عمران:۱۳۲، سورۂ نسآء:۱۴ ، [۱۳] سورۂ نساء:۸۰، آل عمران:۳۲،۳۲

[۱۴] سورۂ آل عمران:۳۱ ، [۱۵] سورۂ حج:۳۲،۳۰ [۱۶] سورۂ آل عمران:۸۱، [۱۷] سورۂ بقرہ:۱۲۹

سے فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ (بقرہ:۸۹) ____ فرما رہے ہیں، ''میرے بعد ایک رسول آنے والا ہے جس کا نام احمد ہوگا [۱۸] ____ یہ رفعِ ذکر کا وہ نظارہ ہے جو سارے عالم کو دکھایا گیا [۱۹] تا کہ آپ کی شان اور دوبالا ہو جائے ____ پھر جس کی آمد آمد کا ذکر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے اپنی اپنی اُمتوں میں کیا اور دنیا میں ایک غلغلہ بپا ہوا، اچانک اُس پیکرِ نُوری کی آمد کا اعلان فرمایا گیا [۲۰] ____ اور آپ کو ساری مخلوق میں افضل و برگزیدہ بنایا گیا [۲۱] ____ آپ کی عظمت و شان کے اظہار کے لیے آپ کے آباء کی قسم کھائی [۲۲] ____ آپ کی حیات مبارک کی قسم کھائی [۲۳] ____ آپ کے شہر مقدس مکہ معظمہ کی قسم کھائی [۲۴] ____ آپ کے اخلاق عالیہ کا ذکر فرمایا [۲۵] ____ آپ کی عادت کریمہ کا ذکر فرمایا [۲۶] ____ آپ کے علم فضل کا ذکر فرمایا [۲۷] ____ آپ کی رحمت عامّہ کی شان یہ بتائی کہ سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے [۲۸] ____ تبلیغ و ارشاد کی شان یہ بتائی کہ آپ کی ذات سارے عالم کے لیے کافی ہے [۲۹] ____ نبوت و رسالت کی شان یہ بتائی کہ اب قیامت تک صرف آپ ہی کا فیض جاری رہے گا، کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا [۳۰] اور قیامت کے دن عرش کے داہنی جانب صرف اور صرف آپ کی کرسی رکھی جائے گی (ترمذی شریف' کتاب المناقب) یہ ساری باتیں اس لیے کہی گئیں تا کہ سننے والوں کے دلوں میں آپ کا نقشِ عظمت قائم ہو اور کوئی آپ کے ظاہر کو دیکھ کر اپنے جیسا انسان نہ سمجھ بیٹھے اور دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہو ____ جس طرح کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے سمجھا اور ذلیل و رسوا ہوئے [۳۱] ____ قرآن کریم کا دامن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے موتیوں سے بھرا ہوا ہے، دیکھنے کے لیے نظر چاہیئے ____ آیئے کچھ اور نظارہ کریں ____ اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ خود ہر مسلماں کی رگ جاں سے قریب ہُوا [۳۲] اور تاجدار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مسلماں کی جانب سے قریب کیا [۳۳] ____ خود فرما رہے ہیں۔

[۱۸] سورۂ صف:۶ [۱۹] سورۂ قدر:۳، [۲۰] سورۂ مآئدہ:۱۵، [۲۱] مسلم شریف، باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی شریف، کتاب التفسیر، [۲۲] سورۂ بلد:۳، [۲۳] سورۂ حجر:۷۲، [۲۴] سورۂ بلد:۱، ۲ ، [۲۵] سورۂ قلم:۴ [۲۶] سورۂ توبہ:۱۲۸، [۲۷] سورۂ تکویر:۲۴، سوۂ نسآء:۱۱۳، [۲۸] سورہ انبیآء:۱۰۷، [۲۹] سورۂ سبا:۲۸، [۳۰] سورۂ احزاب:۴۰، [۳۱] سورۂ ابراہیم:۴۰ ، [۳۲] سورۂ ق:۱۶ ، [۳۳] سورۂ احزاب:

''کوئی مومن ایسا نہیں جس کے ساتھ میں، دنیا و آخرت میں قریب نہیں''[۳۴] ____ آپ کی شان کیا بیان کی جائے، ساری امت پر آپ کو گواہ بنایا گیا[۳۵] ____ آپ کو وہ قرآن عطا فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان اور تفصیل موجود ہے[۳۶] ____ آپ کو ہزار مہینوں سے افضل لیلۃ القدر عطا کی گئی[۳۷] ____ آپ کو ''مقامِ محمود'' کی بشارت سنائی گئی[۳۸] ____ آپ پر درود بھیج کر اُس مسند عظمت پر بٹھایا گیا[۳۹] جس کی بلندیوں کا ادراک انسان کے بس کی بات نہیں ____ آپ ہی کی رضا و خوشنودی کے لیے قبلہ کا رُخ بدل دیا گیا (بقرہ:۱۴۴) ____ بیشک ع: تو جدھر ہے اُدھر خدائی ہے۔

○

اللہ کو اپنے محبوبوں سے بڑی محبت ہے ____ اُن سے تو محبت ہے ہی، اُن چیزوں سے بھی محبت ہے جن سے محبوبوں کو نسبت ہے ____ اس رمزِ محبت، کو اچھی طرح سمجھ لیجئے ____ دل میں اتار لیجئے ____ لکڑی کا وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے، قرآن حکیم نے اس کو ''چین کا گھر''[۳۹] قرار دیا اور فرشتوں نے اسے اٹھایا[۴۰] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ''نشانِ قدم'' کو بیت اللہ کے سامنے رکھوایا اور اپنی نشانی قرار دیا[۴۱] حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے نشانِ راہ' کو اپنی نشانی قرار دیا اور اس کے گرد چکر لگانے کی اجازت دی گئی[۴۲] ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عالی نسبتوں کی وجہ سے دنیا کی ساری مساجد میں سے تین مسجدوں کا انتخاب فرمایا اور دور دراز کا سفر کر کے اِن مسجدوں کی زیارت اور ان میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی[۴۳] ____ اس اجازت میں کیا راز تھا؟ ____ وہی رازِ محبت جس کو عقل والے نہیں سمجھ سکتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام[۴۴] اور نہ معلوم کتنے ہزاروں، لاکھوں انبیاء صلحاء امت سے نسبت ہے اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عبادت و ریاضت فرمائی ____

[۳۴] بخاری شریف، کتاب الاستقراض، مسلم شریف، کتاب الجمعہ، [۳۵] سورۂ احزاب:۴۵ سورۂ فتح:۸، سورۂ مزمل:۱۵ [۳۶] سورۂ نحل: ۸۹، سورۂ یوسف:۱۱۱، [۳۷] سورۂ قدر:۳ ، [۳۸] سورۂ بنی اسرائیل: ۹، [۳۹] سورۂ بقرہ: ۲۴۸ ، [۴۰] ایضاً، ۲۴۸ ، [۴۱] سورۂ بقرہ: ۱۲۵، سورۂ آلِ عمران:۵۷

[۴۲] سورۂ بقرہ:۱۵۸، [۴۳] جامع الرضوی، جلد۲ ص۳۱۲ بحوالہ بخاری شریف، [۴۴] سورۂ بصر، ۱۲۷، جامع الرضوی، جلد۲، صفحہ ۳۰۹

مسجد اقصیٰ میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیمہ کی جگہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو تعمیر کرایا[۴۵] ____ اور مسجد نبوی شریف میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کی تعمیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصّہ لیا[۴۶] ، اس کو مرکز اسلام بنایا، اسی کے متصل ہی قیام فرمایا ____ آج ازواجِ مطہرات کے سارے حجرے بلکہ مدینہ منورہ کا بڑا حصہ مسجد نبوی شریف میں داخل ہو گیا ہے ____ آپ خود اس مسجد شریف میں آرام فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ____ ساری بہاریں نسبتوں کی ہیں ____ اللہ اللہ! محبوبوں کی اداؤں کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حصّہ بنا دیا[۴۷] ____ اس رُمزِ محبت' کو سمجھنے کی کوشش کریں پھر سب باتیں سمجھ میں آتی چلی جائیں گی ____

[۴۵] سورہ سبا:۲، ۱۳، سورۂ اسراء:۱، جامع الرضوی: جلد۲، صفحہ ۳۱۰، [۴۶] جامع الرضوی، جلد۲، صفحہ ۳۱۰ بحوالہ بخاری شریف، سورۂ توبہ:۱۰۸۔۱۰۹، [۴۷] سورۂ حج:۳۲، سورۂ بقرہ:۱۵۸، [۴۸] سورۂ احزاب:۲۱

جب دل میں کسی کی محبت وعظمت گھر کر جاتی ہے تو اُس محبوب کے حضور ادب کے لیے اُبھارتی ہے ـــــ محبت خود بخود ادب سکھاتی ہے ـــــ وہ محبوب کی خامیاں تلاش نہیں کرتی ـــــ یہ اُس کی فطرت کے خلاف ہے ـــــ وہ محبوب کی ہر ادا پہ جان فدا کرتی ہے ـــــ خامیاں اور بُرائیاں تلاش کرنا تو دُور کی بات ہے وہ محبوب کی برائی سننا بھی پسند نہیں کرتی، برائی کرنے والوں سے منہ پھیر لیتی ہے ـــــ پھر کبھی پلٹ کر نہیں دیکھتی ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنانا ـــــ ہمارے لیے نمونہ بنایا[۴۸] ـــــ محبت کرنے اور محبت کی باتیں کرنے کا حکم دیا ـــــ ذہنی پراگندگی اور پریشاں خیالی کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ـــــ اللہ اکبر! عاشق کو آدابِ محبت سکھا کر جینے کا سلیقہ بتا دیا ـــــ

(۱) ـــــ نام نامی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب سکھایا ـــــ خبردار! نام لے لے کر اس طرح نہ پکارو اور نہ بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے اور بلاتے ہو[۴۹] ـــــ اور خود بھی قرآن کریم میں نام لے کر خطاب فرمایا جس طرح اور نبیوں کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے[۵۰] ـــــ

(۲) ـــــ آپ کے خرامِ ناز اور چال کا یہ ادب بتایا کہ نہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرو اور نہ چلتے چلتے آگے نکلو[۵۱] ـــــ

(۳) ـــــ دولت کدے میں حاضری کا یہ ادب سکھایا کہ گھر کے باہر سے ہرگز ہرگز آپ کو آواز نہ دو ـــــ انتظار کرو کہ آپ خود باہر تشریف لے آئیں۔[۵۲]

(۴) ـــــ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب بتایا کہ کبھی کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو[۵۳] ـــــ

(۵) ـــــ دولت کدے پر حاضری کا ادب یہ بتایا کہ بغیر بلائے نہ جاؤ، جب کبھی کھانے پر بلائیں تو وقت پر جاؤ، یہ نہیں کہ پہلے سے چلے جاؤ اور کھانا پکنے کا انتظار کرتے رہو۔[۵۴]

(۶) ـــــ اور دعوت کا ادب یہ سکھایا کہ جب کھانا کھا چکو تو خواہ مخواہ بیٹھے باتیں نہ کرتے رہو کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے واپس چلے آؤ۔[۵۵]

(۷) ـــــ خلوت کدے میں کوئی خاص بات کرنے کا ادب یہ بتایا کہ اگر تنہائی میں بات کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے اللہ کی راہ میں کچھ صدقہ دو (کہ تم ایک بڑے دربار میں حاضر ہو رہے ہو) پھر حاضر ہو کر سرگوشی میں بات کر سکتے ہو۔[۵۶]

(۸) ـــــ محفل کا ادب یہ سکھایا کہ جب سرکارِ دوعالم گفتگو فرما رہے ہوں تو خوب کان لگا کر سنو کہ[۵۷] دوبارہ متوجہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئے کہ یہ بات بھی ادب کے خلاف ہے ـــــ اگر متوجہ کرنا ہو تو اُنظُرنا کہو یعنی ہم پر دوبارہ نظرِ کرم فرمایئے[۵۸]

[۴۸] سورۂ احزاب:۲۱، [۴۹] سورۂ نور:۶۷ [۵۰] سورۂ مآئدہ:۴۱،۶۷، انفال:۶۴، ہود:۴۸، بقرہ:۳۵، قصص:۳۰، صفّٰت:۱۰۴،۱۰۵،، [۵۱] سورۂ حجرات:۱ ، [۵۲] سورۂ حجرات:۴۔۵ [۵۳] سورۂ احزاب ۵۳، [۵۴] سورۂ احزاب:۵۳ ، [۵۵] سورۂ احزاب:۵۳ ، [۵۶] سورۂ مجادلہ:۱۱۲،۱۱۳،۵۸، [۵۷] سورۂ بقرہ:۱۰۴ ، [۵۸] سورۂ بقرہ:۱۰۴ ،

(۹) ____ بات کرنے کا ادب یہ سکھایا کہ جب آپ سے باتیں کرو تو خبردار آپ کی آواز سے اونچی آواز نہ کرنا اور نہ تڑخ کر بولنا ایسا نہ ہو کہ اس بے ادبی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو [۵۹] ____

(۱۰) ____ مجلسِ مشاورت کا ادب یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسئلے پر گفتگو کے لیے بلائیں اور سب جمع ہوں تو خبردار! بغیر آپ کی اجازت کے کوئی اٹھ کر نہ جائے [۶۰] ____ اگر کوئی اجازت لینا چاہے، جس کو چاہیں آپ اجازت دیں [۶۱] اور جس کو چاہیں اجازت نہ دیں۔

(۱۱) ____ یہ محفل بڑی عالی محفل ہے ____ جو لوگ آڑ لے کر چپکے سے چلے جاتے ہیں، اللہ اُن کو دیکھتا ہے، خبردار! ایسا نہ کرو کہیں تم کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور تم پر دردناک عذاب نہ آن پڑے [۶۲] ____ اللہ اکبر یہ وہ بارگاہِ ادب ہے جہاں آواز اونچی کرنے پر اعمال ضائع ہو رہے ہیں [۶۳] ____ جہاں محفل سے بلا اجازت چلے جانے پر دردناک عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے ____ بیشک۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزد ایں جا

(۱۲) ____ آپ کے فیصلے کا یہ ادب کہ جو فیصلہ فرمادیں۔ دل سے تسلیم کیا جائے۔ ذرّہ برابر دل میں غبار نہ رکھا جائے [۶۴]

____

(۱۳) ____ وہ فیصلہ فرمادیں تو کسی کو کوئی اختیار نہیں [۶۵] ____ وہ بے اختیار نہیں، اُن کے سامنے ہم بے اختیار ہیں۔

(۱۴) ____ آپ کے حکم کا یہ ادب کہ جب بلائیں فوراً حاضر ہو جاؤ۔ [۶۶] خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو ____

(۱۵) ____ حکم کی تعمیل میں ذرا سی سستی پر تین صحابۂ کرام کی وہ گرفت ہوئی کہ اُن کی جان پر بن گئی زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو گئی۔ [۶۷] سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا کیا بند کیا، سب نے بولنا بند کر دیا ع

تو کیا بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا !

چالیس دن اسی کرب واضطراب میں گزر گئے پھر وحی نازل ہوئی توبہ قبول ہوئی، جان میں جان آئی، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے لگایا، سب نے گلے لگایا، سب بولنے لگے ____

(۱۶) ____ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب کہ اُن کو مومنین کی مائیں قرار دیا [۶۸] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کو باپ کہنے سے منع کر دیا گیا [۶۹] کہ آپ اللہ کے محبوب اور رسول ہیں ____ آپ کی شان بہت عالی ہے ____ بھائی تو بھائی، آپ کو باپ کہنا بھی گستاخی ہے ____

(۱۷) ____ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ازواجِ مطہرات کو مومنین پر حرام کر دیا [۷۰] اور فرمایا کہ اُن سے کسی کا نکاح کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑی جُرأت ہے [۷۱] ____ وہ زندہ ہیں، وہ پائندہ ہیں۔

(۱۸) ____ اللہ کے حضور گناہوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا یہ سلیقہ بتایا کہ جب گناہ ہو جائے تو سیدھے ہمارے پاس نہ آؤ، ہمارے محبوب کریم کے پاس جاؤ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، توبہ کرو اور آپ بھی اُس کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔ [۷۲]

[۵۹] سورۂ حجرات: ۲-۳ ، [۶۰] سورۂ نور: ۶۲ [۶۱] سورۂ نور: ۶۲ ، [۶۲] سورۂ نور: ۶۳ ، [۶۳] سورۂ حجرات: ۲، [۶۴] سورۂ نساء: ۱۶۵ ،
[۶۵] سورۂ احزاب: ۶، [۶۶] سورۂ انفال: ۲۴ [۶۷] سورۂ توبہ: ۱۱۷ [۶۸] سورۂ احزاب: ۶ ، [۶۹] سورۂ احزاب: ۴۰ [۷۰] سورۂ احزاب: ۵۳ ،
[۷۱] ایضاً: ۵۳ ، [۷۲] سورۂ نساء: ۶۴

(۱۹)____ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کا وعدہ فرمایا،[۳] اور دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی____ بیشک آپ رحمت عالم ہیں[۴]____ آپ کے ہوتے اُمت پر عذاب ہو ہی نہیں سکتا[۵]

(۲۰)____ اللہ تعالیٰ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذرا سی بھی ایذا رسانی گوارہ نہیں____ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اس طرح نہ ستانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کے ماننے والوں نے ستایا تھا[۶]____ پھر فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول و عمل سے ایذا دیتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں ذلت کا عذاب ہے[۷]____ اور دردناک عذاب[۸]____ جب ادنیٰ سی ایذا رسانی پر یہ وعیدیں ہیں تو آپ کی شان میں زباں درازیوں اور گستاخیوں کا کتنا بڑا عذاب ہوگا؟__

ایک منافق امام بدنیتی سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کے لیے نماز میں ہمیشہ سورہ عبس پڑھا کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابی کو بھیج کر اُس منافق امام کا سر قلم کرا دیا[۹] حالاں کہ وہ قرآن ہی پڑھا کرتا تھا مگر نیت میں کھوٹ تھا، گردن زدنی قرار دیا گیا____ خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی اور بدنیتی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہ اُس سچی محبت کا تقاضا تھا جس سے اُن کے سینے روشن تھے۔

O

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی محبت کرتے تھے اور آپ کا جیسا ادب اور تعظیم کرتے تھے، اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی____ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم کے جو ایمان افروز مناظر دیکھے اُن کو بیان کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں: قسم خدا کی' بادشاہ کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں____ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباوں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اس طرح تعظیم

[۳] سورۂ فتح:۲ ، [۴] سورۂ انبیاء:۱۰۷ ، [۵] سورۂ انفال: ۳۳ [۶] سورۂ احزاب:۶۹،۵۳ ، [۷] سورۂ احزاب:۵۷ ، [۸] سورۂ توبہ: ۶۱ ، [۹] تفسیر روح البیان، جلد ا ص ۳۳۱

کرتے ہوں جیسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے ہیں[۸۰]____

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ نے یہ مناظر اُس وقت دیکھے جب وہ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے____ وہ فرماتے ہیں، صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم)____

- O سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لپکنے کے لیے آپس میں جھپٹتے تھے۔
- O آپ کی بارگاہ میں اونچی آواز سے نہ بولتے تھے۔
- O چہرۂ مبارک کو آنکھ بھر کے نہیں دیکھتے، سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے۔[۸۱]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ادب و تعظیم کے واقعات کیا بیان کیے جائیں۔ وہ سراپا محبت تھے۔ وہ سراپا ادب تھے۔ چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱)____ ایک مرتبہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ایک لگن میں لیے باہر آئے تو صحابہ جھپٹ پڑے، جس کو پانی کا ایک قطرہ نہ ملا اس نے دوسرے صحابی کی ہاتھ کی تری کو چھو کر اپنے چہرے پر مل لیا[۸۲]____

(۲)____ ایک صحابی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال اتار رہے تھے اردگرد گھیرا ڈالے صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کھڑے تھے، زمین پر گرنے سے پہلے بالوں کو اپنے ہاتھ پر لے لیتے[۸۳]____ اور بطور تبرک محفوظ کر لیتے۔ آج پوری دنیا میں یہ تبرکات محفوظ ہیں۔

[۸۰] بخاری شریف جلد ا ص ۳۷۹ ، [۸۱] ایضاً ص ۳۷۹ ، [۸۲] بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۷، [۸۳] مسلم شریف، جلد ۲ ص ۲۵۶ ،

(۳)____ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ [۸۴]

(۴)____ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لکڑی کے پیالے کو جان سے لگا کر رکھا تھا جس کو ایک جاں نثار نے آٹھ لاکھ درہم میں خریدا۔____ [۸۵]

(۵)____ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُن کی وصیت کے مطابق کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا پہنایا گیا، آپ کی چادر میں لپیٹا گیا، آپ کا تہبند باندھا گیا____ گلے، منہ اور ان اعضاء پر جو سجدہ کے وقت زمین پر لگتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک، اور تراشہ ناخن اقدس رکھے گئے [۸۶]____

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں یا نہ ہوں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی تعظیم وتوقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے دلوں میں بسے ہوئے تھے____ اور یہ ادب اُن کو آپ ہی نے تعلیم فرمایا____

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے" [۸۷]____ کیوں نہ تھوکے؟ کہ اس طرف بیت اللہ ہے____ بیت اللہ سامنے ہو یا نہ ہو اُس کی تعظیم وتکریم ہر مسلمان پر لازم ہے____ ایک صحابی نے نماز پڑھاتے وقت قبلہ کی طرف تھوک دیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکتے ہوئے دیکھ لیا____ فرمایا، آئندہ یہ شخص لوگوں کو نماز نہ پڑھائے" [۸۸]____ اور پھر اُس نے کبھی نماز نہ پڑھائی____ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا____ "تو نے اللہ و رسول کو اذیت دی اور اُن کو ستایا" [۸۹]____ اپنے کسی قول وعمل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دیں____ آپ کی تعظیم وتوقیر مقصود حیات ہے، مطلوب پروردگار ہے____ جس کا دل آپ کی محبت اور ادب وتعظیم سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے، یہی قرآن کا فیصلہ ہے__ اپنے ایمان کی حفاظت کریں____ یہ ایک گوہرِ بے بہا ہے____ تنہا نہ رہیں، سچوں کے ساتھ رہیں [۹۰]__ سچے وہ جن کی صحبت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت اور ادب وتعظیم پیدا ہو____ جن کی صحبت میں آپ کے سینے محبتِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے خالی ہونے لگیں اور آپ بے ادب وگستاخ بننے لگیں اُن سے اس طرح بچیں جس طرح انسان درندوں سے بچتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوشیار رہیں____ درندوں سے تو صرف جان کا خوف ہوتا ہے اور ایسے انسانوں سے ایمان کا خوف رہتا ہے____ ایمان ہی سب سے قیمتی متاع ہے____ یہ لُٹ گئی تو سب کچھ لُٹ گیا____

مولیٰ تعالیٰ ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا نقش جمائے___ آپ کے حضور باادب رکھے، پریشان خیالوں اور لب کشائیوں سے محفوظ رکھے آمین!____ بلاشبہ بامراد ہوا جس نے اس در پر سر جھکایا____ کامیاب ہوا جس نے ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا____ سرفراز ہوا جو آپ کے نقش قدم چلتا رہا۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ
کراچی

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ
۳ر نومبر ۱۹۹۳ء

☆☆☆

[۸۴] بخاری شریف، جلد، ص ۲۹، [۸۵] بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۴۲، [۸۶] مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف، جلد ۵، ص ۲۳۸، [۸۷] مشکوۃ شریف ص ۶۹، [۸۸] ایضاً ص ۷، [۸۹] ایضاً ص ۷۱، [۹۰] سورۂ توبہ، ۱۱۹